

افغانستان میں فضلاء حقانیہ کا کردار دیکھ کر

دارالعلوم حقانیہ دیکھنے کا شوق پیدا ہوا

ایک برطانوی سکالر سزا آرشیگ کی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی مجلس میں حاضری

حالات جنگ معلوم کر لیتی ہیں اور مظلوم پر ظلم کے جو پہاڑ ڈھائے جاتے ہیں اس سے اقوام عالم کو آگاہ کر کے ان کے ضمیر کو جھنجھوڑ دیتی ہیں۔ برطانوی خاتون کے اس سوال پر کہ کیا دارالعلوم حقانیہ میں سمرقند بخارا، ترکستان اور کابل و قندھار کے طلباء بھی پڑھ رہے ہیں، ان علاقوں کے رہنے والے طلباء کو بلا کر ان سے ملاقات کرانی گئی۔ اس ملاقات میں انہوں نے نجد و نجدی کا اظہار کرتے ہوئے ان طلباء سے یہاں آمد کا مقصد، تعلیم و تربیت، فراغت کے بعد اپنے اپنے علاقوں کو واپسی، مستقبل کے ارادوں اور پروگرام اور اس نوعیت کے دیگر اہم سوالات کیے۔

حضرت شیخ اس وقت جہاد افغانستان میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور علماء کی ایک بہت بڑی جماعت میدان جہاد میں قیادت و امارت کا کردار ادا کر رہی ہے اور ہر محاذ پر پڑنے والوں میں پیش ہیں۔

برطانوی خاتون برطانوی خاتون نے حضرت کے اس ارشاد کی بڑے مسرت اور فراخ اندلی سے تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ جب میں روس میں برطانوی سفارتخانہ میں کام کرتی تھی۔ میں نے وہاں سمرقند و بخارا اور اس کے ملحقہ علاقوں میں لوگوں سے ملاقاتوں کے دوران دارالعلوم حقانیہ اور اس ختمہ کے علماء و فضلاء، بالخصوص آپ (مولانا عبدالحق) کا بارہا ذکر سنا، اس طرح میں جہاد افغانستان میں یہاں کے پڑھے ہوئے علماء کی حیرت انگیز قائدانہ صلاحیتوں سے بھی اپنے ذاتی تجسس کی بناء پر خوب واقف ہو گئی اور اسی وجہ سے میرا یہ خیال تھا کہ دارالعلوم حقانیہ جو کہ مسلمانوں کا ایک بہت بڑا مرکز ہے جس کے تعلیمی فائزہ افغانستان میں روسی فوجوں سے ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں، اور اسی وجہ سے کافی عرصہ سے میرے دل میں دارالعلوم حقانیہ، آپسے اور یہاں کے رہنے والوں کی ملاقات کا اشتیاق پیدا ہو گیا تھا اور اس تمنائی وجہ سے مضطرب رہتی۔ آج آپ کی ملاقات سے یہ دیرینہ خواہش اور تمنا پوری ہو گئی۔

برطانوی خاتون نے مزید بتایا کہ میں نے بہت قریب سے بعض روسی مسلم علاقوں کو دیکھا ہے، چونکہ روس کا تسلط وہاں زیادہ تر مسلم علاقوں پر ہے، اور اب کافی عرصہ سے قدرت کا کچھ ایسا مظاہرہ ہو رہا ہے کہ ان

برطانوی خاتون جو کہ مغربی جرمنی کی عالمی خبر رساں ایجنسی کی نمائندہ سزا آرشیگ (ARA SHEEC) ماسکو میں بھی برطانیہ کے سفارتخانہ میں کام کر چکی ہیں اور اس وقت پاکستان ٹویٹو کمپنی لیٹنڈ (P.T.O) کے علاوہ دنیا بھر میں اس کمپنی کے ساتھ بڑے کارخانوں کے چیئر مین کی ہمشیرہ ہیں، ہمدردی سے دارالعلوم حقانیہ تشریف لائیں اور حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبدالحق سے ملاقات کی۔ حضرت شیخ سے ملاقات اور بعض امور پر گفتگو کے لیے کافی دن پہلے انہوں نے وقت مانگا تھا۔ مذکورہ خاتون روس کے اکثر ان علاقوں اور ریاستوں کا دورہ کر چکی ہیں جہاں روسی استعمار نے بزور قبضہ اور اپنے نظریات کو مسلط کرنے کے بعد مسلمانوں کے مذہب، عبادت گاہوں و املاک کو تاراج و نیست و نابود کرنے کی بہیمانہ کوشش کی۔ چونکہ ان کی گفتگو کے بعض حصوں سے جہاد افغانستان دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور حضرت شیخ الحدیث کی زندگی کے بعض اہم پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے، اس لیے قارئین کی دلچسپی و معلومات کے لیے پیش خدمت ہے حضرت شیخ اور برطانوی خاتون کے درمیان ترجمانی کے فرائض پی ٹی وی اکوڑہ خٹک کے جنرل منیر جناب جیلانی صاحب نے ادا کیے۔

میں نے سمرقند و بخارا اور اس کے ملحقہ علاقوں میں لوگوں سے دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا بارہا ذکر سنا، یہاں کے علماء افغانستان میں روسی فوجوں کا ٹکڑ کو مقابلہ کر رہے ہیں۔ لہذا اپنا ذاتی تجسس اور اشتیاق دارالعلوم حقانیہ میں لایا، اور اس طرح میری دیرینہ خواہش اور تمنا پوری ہو گئی۔

برطانوی خاتون نے روس کے علاقوں سمرقند و بخارا، ترکستان اور افغانستان میں مسلمانوں و مجاہدین کے روسی فوج، توپ و تفنگ، ٹینکوں، ہبارطیاروں سے معرکۃ الاراء ہونے کے مشاہدات سنائے تو حضرت شیخ نے فرمایا کہ واقعہ بعض یورپی خواتین بڑی دلیر اور بہادر ہوتی ہیں کہ میں محاذ جنگ میں بموں اور گولوں کی گھن و گرج میں جا کر

تک خدا کے سوا کسی کے سامنے دست سوال نہیں پھیلا یا۔ آپ جو تقریباً ساٹھ کارخانوں سے تعلق رکھتی ہیں اور آپ کے ساتھ بی ٹی سی اکوڑہ خشک کے منیجر صاحب اور دیگر افسران تشریف فرما ہیں کیا آپ یا آپ کے ان رفقاء سے میں نے یاد دارالعلوم کے کسی نمائندہ نے آپ کے ہاں آکر کسی بھی عنوان سے دارالعلوم حقانیہ کی معاونت کے سلسلہ میں کچھ طلب کیا ہے؟ ہرگز نہیں! ہمارا ذریعہ من حیث

لا یحتسب "ہم ایمان بھی ہے اور شبانہ روز کا مشاہدہ بھی۔ بڑے برطانوی خاتون نے حضرت شیخ الحدیث کا شکریہ ادا کرتے ہوئے

باوجود ضعف و کمزوری کے ملاقات و گفتگو کی تکلیف دہی پر معذرت چاہی۔ ملاقات کے بعد مذکورہ خاتون نے دارالعلوم کے تمام شعبوں کو بنظر تحقیق دیکھا، کتب خانہ میں بعض نوادرات دیکھ کر بے حد خوش ہوئیں۔ دارالافتاء و التجوید کے بعض چھوٹے طلباء نے قرآن مجید کی کچھ آیات سنائیں، آپ نے ادب و احترام سے سنا۔ اور اسلام کی عظیم نشرگاہ کے بلائیں ظاہری اسباب کے ترقی کو دیکھ کر خوشگوار و تعجب انگیز تاثرات کے ساتھ موصوفہ واپس چلی گئیں۔

(رپورٹنگ مولانا عبد القیوم حقانی)



بقیہ صفحہ ۶۶ سے :- محاذ جنگ اور فضلاء حقانیہ

ساتھ دولت آباد کے ایک معرکہ میں چھ افراد ہلاک اور پندرہ زخمی ہوئے دوسرے دن بھی کیونٹوں نے شکست فاش کھائی ان کے ایک سو پانچ افراد مارے گئے اور دو سو سے زائد زخمی ہوئے۔

صوبہ تخار میں مجاہدین نے خواجہ غار کے مقام پر دہریوں کے ساتھ زبردست جھڑپ کے دوران ۱۲۳ افراد ہلاک کئے اور مجاہدین کو بہت سا غلہ اور گولیاں ہاتھ آئیں۔ اس طرح کے ایک اور مقابلہ میں ۲۰ افراد مارے گئے اور تحصیل خواجہ غار کے قح کے دن کارمل انتظامیہ کے چار افسران اعلیٰ ہلاک کئے گئے ایک سو پچاس ہزار افغان کرنی چھ ہزار گولیاں اور ۹۰۰ بوری کھاد مجاہدین کو غنیمت میں ملا۔

کفرک ہمارک مقام پر مجاہدین اور کیونٹوں کا مقابلہ ہوا پانچ گھنٹے تک لڑائی جاری رہی جس میں ۴۰ افراد کارمل انتظامیہ کے ہلاک ہوئے اور مجاہدین میں سے تین آدمیوں نے جام شہادت نوش کیا۔

خواجہ غار میں مجاہدین نے اور خلیقوں کے درمیان پھر آتما سامتا ہوا خلیقوں کی ۲۰ گاڑیاں جلا دی گئیں اور نوٹینک تباہ کر دیے گئے۔



علاقوں میں اگر روسیوں کا ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو مسلمانوں کے تین، چار۔ تو گویا اس تناسب سے مسلم آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے، روسی خداداد وہاں کے مسلمانوں سے تنگ آ رہے ہیں اور اب وہ وقت دور نہیں جب وہاں کے مسلم نوجوان روسیوں کو اپنے علاقوں سے باہر نکالے دیں گے۔

حضرت شیخ رشید جہاد افغانستان میں بھی علماء کرام اور مسلمان بے سرو سامانی اور نہتے ہونے کے باوجود جو کر دار ادا کر رہے ہیں اس سے بھی روس کی اصل حقیقت دنیا پر واضح ہو چکی ہے، حالانکہ

روسی قوت سے ایک طاقت اور ہوا مگر الحمد للہ علمدار کرام اور دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور علماء کی ایک بہت بڑی جماعت میدان جہاد میں قیادت و امارت کا کردار ادا کر رہی ہے اور ہر محاذ پر لڑنے والوں میں پیش پیش ہیں۔

کے فضل و کرم سے روسی قوت کا ایسا مقابلہ کیا کہ ساری دنیا کے سامنے روسی استعمار و طاقت کا بھانڈا پھوٹ گیا۔

مسز آراشیگ خاتون نے تعجب سے پوچھتے ہوئے کہا کہ آپ کا یہ ادارہ دارالعلوم حقانیہ اس قدر وسیع و عریض احاطہ عظیم الشان بلڈنگ پر مشتمل ہے، اور ایسے ہی تعلیم پانے والے

قریباً ۵۰۰ طلبہ لغام، پانی و بنیادی ضروریات ذہنی و جسمانی کے سوا کسی سامنے دست سوال نہیں پھیلا یا

کہاں سے پورے ہوتے ہیں حالانکہ آپ کا ادارہ حکومت کا تعاون اور ایڈ وغیرہ بھی قبول نہیں کرتا؟

حضرت شیخ رشید ہم مسلمانوں کا ایک خدا ہے اور ہمارے یقین کامل ہے کہ وہی پالنے والا اور رزق دینے والا ہے۔

اس ذات برحق نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے: وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ (آلینہ)، ہمارا یہ ادارہ، اس کے طلباء، اساتذہ، فضلاء اسی واحد لا شریک خدا کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے سارا سال اپنے تعلیمی و تدریسی کام اور پھر تعلیم سے فراغت کے بعد تبلیغ، خدمت دین، جہاد اور اعلائے کلمۃ اللہ میں منہمک اور مصروف رہتے ہیں۔ خداوند کریم ان کے لیے رزق اور معاش کے اسباب غیب سے جہتاً کر دیتے ہیں۔ الحمد للہ الحمد للہ ہم نے آج